فیوض و برکاتِ خلافت

......چودھری رحمت علی

قرآن وسنت کی تعلیمات کے مطابق جب دورِ خلافتِ راشدہ ہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک محبوب ومطلوب نظام ہے تو بہبودِ امت کی جزوی یا فتوں میں الجھنے کی بجائے ہماری توانائیوں محنتوں اور صلاحیتوں کا بہترین مصرف نظامِ خلافت کو پھر معرضِ وجود میں لانا ہی ہے۔ لہٰذا اگر ہم:

۱۔ تمام موجودہ اسلامی ممالک کو صوبوں کی شکل دے کر باہم مدغم کر کے نقشۂ عالم پر ایک عظیم تر اسلامی مملکت معرضِ وجود میں لے آئیں جس کا نام ''دارالسلام'' ہو۔

۲۔ موجودہ درجنوں مسلم سربراہوں کی بجائے پوری اسلامی دنیا یعنی دارالسلام کو ایک خلیفہ کی سرکردگی میں لے آئیں تو یوں بحالیٔ خلافت سے نہ صرف ہماری آخرت سدھر جائے گی بلکہ اس دنیا میں بھی ان گنت فیوض وبرکات حاصل ہوں گی جن کا اجمالی خاکہ پیش کیا جاتا ہے:

سیاسی برکات

☆ ''دارالسلام'' کے معرضِ وجود میں آنے' خلافت بحال ہونے اور مسلمانوں کے وسائل وذرائع مجتمع ہونے سے دارالسلام کے پائے کی کوئی اور مملکت دنیا میں موجود نہ ہوگی۔ دنیا میں صرف اور صرف مسلمانوں کا غلبہ ہوگا۔ امتِ مسلمہ بے مثال یکجہتی اور باہمی اتحاد واتفاق کا عظیم الشان مظہر ہوگی۔ مقصدِ بعثتِ محمدی ﷺ (غلبۂ دین) کا ظہور ہوگا۔ مقصدِ تخلیقِ آدم یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کوئی طاقت وقوت مزاحم نہ رہے گی۔

☆ پوری اسلامی دنیا کا ایک سربراہ' ایک فوج' ایک کرنسی' ایک زبان' ایک شہریت ہونے

سے وطنی، لسانی، عربی، عجمی اور موجودہ بین المملکتی جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔ نہ پاسپورٹ کی ضرورت ہوگی نہ ویزے کی۔

☆ غیر مسلموں کو ذمی بن کر رہنا ہوگا اور ذمی ہونے کی علامت کے طور پر جزیہ ادا کرنا ہوگا۔

☆ خلیفہ وارکان شوریٰ میں سے ہر ایک قرآنی معیار اہلیت یعنی ایمان، تقویٰ، صلاح، علم اور جسم کا حامل ہوگا۔ امانت دارانہ عہدے اہل لوگوں کے ہاتھ میں ہونے کی وجہ سے پورا نظام عدل وقسط کا مظہر ہوگا۔

☆ بشرطِ قرآنی معیارِ اہلیت چونکہ خلیفہ وارکان شوریٰ تاحیات اپنے عہدوں پر متمکن رہ سکیں گے اور چونکہ کسی عہدے کیلئے امیدوار بھی نہیں بنایا جاسکے گا، لہٰذا یہ آئے دن کے انتخابات، انتخابی مہم، بے جا اخراجات، تضیع اوقات وغیرہ نظام سیاست کا حصہ نہ ہونے کی بناء پر پوری مملکت سکون وچین کا گہوارہ ہوگی۔ بے جا مسابقت، محاذ آرائی، بغض، حسد وغیرہ کا نام ونشان نہ ہوگا۔ نسل درنسل دشمنیاں عنقا ہو جائیں گی۔

☆ چونکہ مجلسِ شوریٰ کا ہر رکن قرآنی معیار اہلیت کا حامل ہوگا لہٰذا مجلس شوریٰ کے ہوتے ہوئے کسی اسلامی نظریاتی کونسل یا ایسے کسی دوسرے ادارے کی ضرورت نہ رہے گی۔ نیز مجلس شوریٰ چونکہ قرآن وسنت کی صرف تعبیر وتشریح کرنے پر ہی قادر ہوگی لہٰذا دستور سازی اور قانون سازی کی مجاز نہ ہونے پر امت کو انسانوں کے بنائے ہوئے قانون سے نجات مل جائے گی۔ شوریٰ صرف اجتہاد کی مجاز ہوگی۔

☆ امر بالمعروف، نہی عن المنکر، اقامتِ صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ چونکہ خلافت کے اہم فرائض میں سے ہونگے نتیجے کے طور پر ایک صالح، متوازن اور خوشحال معاشرے کے معرضِ وجود میں آنے کے علاوہ مقصدِ تخلیقِ امتِ مسلمہ یعنی دنیا کی ہدایت ورہنمائی کا مقصد خود بخود ادا ہوگا۔

☆ انتظامی وحدت کا مرکز مسجد کو بنانے سے لوکل مسائل کا حل سہل ہو جائے گا۔ مسجد کا امام سربراہِ حکومت کا نمائندہ ہوتے ہوئے اپنے گردونواح علاقے کا سربراہ بھی ہوگا۔ تمام مقامی

مسائل کے حل کا اختیار اسے ہی ہوگا۔ مقدمات کا فیصلہ تو اکثر و بیشتر موقع پر ہی کر لیا جائے گا' فوجداری مقدمات کی شہادتیں بھی نہ چھپائی جا سکیں گی۔ کسی پولیس افسر کے مظالم باقی نہ رہیں گے۔ معاشرہ جرائم سے پاک ہوگا۔ دکاندار ملاوٹ نہ کر سکیں گے۔ تول درست ہوں گے۔ اغوا' چوری' ڈکیتی نام کو نہ ہوگی۔ کوئی گندگی نہ پھیلا سکے گا۔ کسی کو تجاوزات کی جرأت نہ ہوگی۔ غرض یہ کہ وہ سماں پھر لوٹ آئے گا جو کبھی قرون اولیٰ میں تھا۔

☆ چونکہ خلیفہ' ارکان شوریٰ اور دوسرے اعلیٰ عہدوں پر صرف قرآنی معیار اہلیت کے حامل افراد کو متمکن کیا جائے گا لہٰذا اس معیار پر اترنے میں مسابقت ہوگی۔ سرمایہ جائیداد' فاخرانہ اثر و رسوخ وغیرہ وجہ امتیاز نہ رہے گی لہٰذا دور دورہ ہوگا تو اخلاق کا اور وقعت ہوگی تو کردار کی۔

معاشی برکات

☆ امیر و غریب کے مابین تفاوت کم سے کم ہو جائے گا۔ زکوٰۃ لینے والوں کی تعداد بتدریج کم ہو کر نہ ہونے کے برابر ہو جائے گی۔

☆ دارالسلام کا کوئی شہری روٹی' کپڑا' مکان' تعلیم اور علاج جیسی بنیادی ضروریات سے محروم نہ رہے گا۔ کفالت عامہ کے پروگرام کے تحت بیواؤں' یتیموں' معذوروں وغیرہ کی بنیادی ضروریات کی فراہمی بذمہ خلافت ہوگی۔ پوری مملکت میں ایک بھی گداگر نظر نہیں آئے گا۔

☆ سودی نظام ختم ہو جائے گا۔ تمام بینک بیت المال کی برانچیں ہونگی۔ ان برانچوں میں بچت بغیر منافع کے' حفاظت' مبادلہ اور دیگر سہولیات کے عوض عندالطلب واپسی کے معاہدے کے تحت جمع کرائی جا سکے گی۔

☆ عملی شرکت کے بغیر سرمایہ لگانے کی صرف ایک ہی صورت ہوگی کہ کاروباری منصوبوں میں براہ راست حصہ دار بنا جائے۔ کارکنوں کی کاروباری اداروں میں براہ راست شمولیت سے خواہ وہ کتنی ہی کم کیوں نہ ہو ہڑتال' تالہ بندی وغیرہ کی گنجائش نہ رہے گی۔ تیز وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پیداوار فی یونٹ لاگت کا گراف بلند ہی ہوتا جائے گا۔ بین الاقوامی

منڈیوں اور اقوام عالم سے لین دین سود کی بجائے شراکت کی بنا پر ہوگا۔ کاروبار میں شراکت' اعتماد اور زیادہ منافع کا باعث بنے گی۔

☆ ہر وہ معاشی عمل جو فرد یا معاشرہ کیلئے نقصان دہ ہوگا ممنوع قرار پائے گا۔ اس سے ملاوٹ' سمگلنگ' چور بازاری' لاٹری' جوا' سٹہ' احتکار وغیرہ سب ناپید ہوں گے۔

☆ اسلامی قانونِ وراثت کے ٹھیک ٹھیک نافذ ہونے سے بیٹیوں اور عورتوں کے حصہ کو کوئی دوسرا غصب نہیں کر سکے گا۔ احساس ملکیت عورتوں کو عزتِ نفس سے نوازے گا۔

☆ نظام خلافت میں زکوٰۃ وصدقات' عشر' قومی زمینوں' صنعتوں اور کاروباری منصوبوں کی آمدنی کے علاوہ کوئی ٹیکس وصول نہیں کیا جائے گا۔ آدم کی اولاد سفارش' رشوت' استحصال وغیرہ سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نجات پا جائے گی۔

☆ کارخانے' فیکٹریاں اور صنعتوں کا پھیلاؤ فطری یعنی خام مال کی فراہمی کے منبع کے پاس ہوگا۔ ان کا شہروں کی بجائے زیادہ تر دور دراز علاقوں میں ہونے کی وجہ سے شہری سہولیات دیہات میں ہی میسر ہونگی۔ لوگوں کا شہروں کی طرف انتقال رک جائے گا۔

☆ اعتماد وامانت دارانہ فضا ہونے کی وجہ سے کوآپریٹو فارمنگ کا رواج ہوگا۔ چھوٹے چھوٹے کاشتکار اپنی زمینیں کوآپریٹو اداروں کے سپرد کر کے خود صنعتی اداروں میں کام کرنا پسند کریں گے۔ اس طرح سے انسانی' حیوانی اور مادی ذرائع کا ضیاع ماضی کی یاد ہوگا۔

☆ زکوٰۃ وصدقات کی ادائیگی' انفاق فی سبیل اللہ اور رفاہی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے سے روپیہ گردش میں رہے گا۔ رفاہی اداروں' تربیت گاہوں' مدرسوں' پیشہ وارانہ اسکولوں' ہسپتالوں وغیرہ کا جال بچھ جائے گا۔

☆ ہر فرد کی تعلیم وعلاج کا بندوبست اس کی سکونت کے قریب میسر ہوگا۔ ذرائع پیداوار میں انفرادی تصرف کو ظلم وعدوان کا ذریعہ نہیں بننے دیا جائے گا۔ عمدہ سلوک (Fair Deal) کاروبار کا طرۂ امتیاز ہوگا۔

☆ چونکہ زمین حقیقت میں اللہ ہی کی متصور ہوگی جسے استعمال میں لانے کا حق ہر ایک کو مساوی ہوگا لہٰذا دارالسلام میں ایسے نظریات کا قلع قمع ہو جائے گا جو اس بنیادی اصول سے متصادم ہوں۔

☆ مفت طبی و قانونی تحفظ کی ضمانت دی جائے گی۔ جگہ جگہ فلاحی و مشاورتی ادارے قائم کیے جائیں گے جہاں انتقال جائیداد' تقسیم وراثت' تخمینۂ زکوٰۃ وعشر' محصولات' مکانوں اور دوکانوں کے کرایوں کا تقرر' اجرا اور مزدور کی شرائط' قانونی چارہ جوئی کے بارہ میں مفت مشوروں کا خاطر خواہ انتظام ہوگا۔

معاشرتی برکات

☆ اسلامی حدود کے نفاذ سے دارالسلام میں مجرمین ڈھونڈے سے نہیں ملیں گے' چوری چکاری' ڈاکے' رہزنی' قتل' دنگا فساد' غنڈہ ٹیکس ماضی کا افسانہ بن جائیں گے۔ جان ومال' عزت نفس اور آبرو کا مکمل تحفظ ہوگا۔

☆ سفارش' بدعنوانی' رشوت' سرخ فیتہ' دفتری مسائل کا نام ونشان نہ ہوگا۔ وہ کام جو آج سالوں میں نہیں ہوتے' ہفتوں میں ہوا کریں گے۔

☆ پابندیٔ قانون' پابندیٔ وقت اور پابندیٔ اخلاق مسلم معاشرہ کا طرۂ امتیاز ہوگا۔ زندگی چین اور سکون کا مرقع ہوگی۔ انسان ہی نہیں حیوان بھی اطمینان کا سانس لیں گے۔ محض تماشا بینی کی خاطر جانوروں پر زیادتی نہیں ہوگی۔ غیر مسلموں کیلئے کوئی چارۂ کار نہ ہوگا ماسوائے اس نظام کی طرف لپک لپک کر آنے میں۔ دنیا گواہی دے گی کہ نظام عدل وقسط ایسا ہی ہونا چاہیے۔

☆ بین الاقوامی معاہدوں کی پابندی ہوگی۔ دوران جنگ بھی دشمن کی عورتوں' بوڑھوں' بچوں' فصلوں' درختوں اور جانوروں کو محترم سمجھا جائے گا۔

☆ والدین' اساتذۂ اپنے سے اعلیٰ عہدوں پر متمکن افراد کی فرمانبرداری کے معاملے میں حسن سلوک کی وہ روایات قائم ہوں گی جو دور خلافت راشدہ کا طرۂ امتیاز رہی ہیں۔

☆ عورت کا دائرۂ کار اس کا گھر ہوگا۔ اس پر وہ وقت نہیں آنے دیا جائے گا کہ اسے حصول

معاش میں گھر سے باہر نکلنا پڑے۔ مخلوط تعلیم، مخلوط محفلیں، مخلوط کاروباری اداروں کا وجود نہ رہے گا۔ عورتوں کا گھر سے باہر اگر کوئی حصہ ہوگا تو عورتوں کے تعلیمی اور علاج معالجہ کے اداروں کیلئے۔

☆ جہیز اور برات کی موجودہ رسمیں عنقا ہو جائیں گی۔ شادی بیاہ کے موقعہ پر اگر کچھ اخراجات ہوں گے تو ان کا بوجھ لڑکے والوں پر ڈالا جائے گا۔

☆ دوسری شادی بشرط ضرورت ہی کی جا سکے گی۔ اسے عیش و عشرت اور عدم مساوات کا ذریعہ نہیں بننے دیا جائے گا۔

☆ قومی لباس، قومی زبان، قومی روایات مستحکم ہوں گی۔ اغیار سے صرف وہ اقدار لی جائیں گی جو درحقیقت مومن ہی کی گمشدہ میراث ہوں گی۔

☆ ذرائع ابلاغ، اخبارات و جرائد، تصویر، خوشنویسی، موسیقی، شاعری اور دوسرے فنون لطیفہ کو یوں مرتب و مروج کیا جائے گا کہ یہ صرف اور صرف اسلامی اقدار کو جلا دینے کا باعث بنیں۔ نتیجہ کے طور پر ایک ایسا پاکیزہ معاشرہ معرض وجود میں آئے گا جس پر فرشتے بھی رشک کریں گے۔

تعلیمی برکات

☆ پورے دارالسلام میں ایک ہی طرز تعلیم رائج ہونے سے موجودہ عام مدارس، پبلک اسکولوں اور دینی مدارس کی تمیز مٹ جائے گی۔ نیز عربی کو بین الاقوامی زبان کا درجہ حاصل ہونے سے لسانی اور اصطلاحاتی مشکلات سے دوچار نہیں ہونا پڑے گا۔

☆ دینی اور معاصر تعلیم کے باہم مدغم ہونے سے اخلاق و کردار کی بہتر تعمیر ہوگی۔ استاد و شاگرد کا رشتہ مستحکم اور مقدس ہو جائے گا۔ اساتذہ کو ان کا جائز مقام اور پورا احترام ملے گا۔

☆ تعلیم و تربیت میں بہترین افراد لگانے سے معیار تعلیم بلند ہوگا اور معیار تعلیم بلند ہونے سے زندگی کے ہر شعبہ میں کمال کی صورت عود آئے گی۔

☆ ہر مرد اور عورت کیلئے تعلیم فرض قرار دینے سے ناخواندگی کا کلی قلع قمع ہو جائے گا۔ ناخواندگی ختم ہونے سے بود و باش، رہن سہن، لین دین غرض یہ کہ ہر شعبۂ زندگی میں نکھار آ جائے گا۔

☆ تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت وتزکیہ کی سہولت میسر ہونے سے صالح ہنرمند افراد کی بہتات ہوگی۔

☆ اعلیٰ تعلیم صرف مستحقین کے لیے مختص ہونے سے بین الاقوامی شہرت کے حامل ماہرین کی ایک عظیم کھیپ تیار ہوجائے گی۔ نتیجہ کے طور پر کارِ خلافت آسان ہوجائے گا۔

عدالتی برکات

☆ چونکہ خلیفۂ وقت کو دارالخلافت کی مرکزی مسجد کا خطیب وامام بھی ہونا ہوگا اور اسی طرح گورنروں، کمشنروں، ڈپٹی کمشنروں حتیٰ کہ محلہ کی سطح تک یونین کونسل کے سربراہوں کو اپنے اپنے دائرۂ اختیار کی مرکزی مسجدوں کے خطباء وامراء ہونے سے کم از کم پانچ وقت اپنے عوام کے درمیان آنا ہوگا، عوام کی شکایات کا ازالہ ہونے سے پہلے ہوجایا کرے گا۔ حدود کے نفاذ اور فرائض وحقوق کے متوازن ہونے سے جرائم کی تعداد کم ہوجائے گی۔ لہٰذا قاضیوں اور عدالتوں کی تعداد برائے نام رہ جائے گی۔

☆ قانون سے کوئی فرد بالا نہ ہوگا۔ اس طرح بڑے سے بڑے حاکم کیلئے امتیازی اختیارات کا بے جا استعمال ممکن نہ رہے گا۔ سفارش، بدعنوانی جیسی کسی قباحت کا نام تک نہ رہے گا۔

☆ مسلمانوں کے دنیا میں غالب قوت ہونے کی وجہ سے بین الاقوامی اختلافات کے فیصلے قرآن وسنت کے مطابق ہوں گے۔ نتیجہ کے طور پر صرف مسلمان ہی نہیں پوری انسانیت قرآن و سنت کی برکات وفیوض سے مستفید ہوگی۔

☆ عدلیہ انتظامیہ سے کلی طور پر علیحدہ ہوگی اور صرف رب کائنات کے سامنے جواب دہ ہوگی اس طرح عدل وانصاف عوام کا مقدر ہوگا۔

☆ نظامِ عدل وقسط قائم ہونے سے مجرم سزا پانے کیلئے خود حاضر ہوا کریں گے حتیٰ کہ جنسِ جرم ہی آہستہ آہستہ اسلامی دنیا سے ناپید ہوجائے گی۔ انسانیت گواہی دے گی کہ اگر "فردوس بر روئے زمین است، ہمیں است وہمیں است وہمیں است"۔